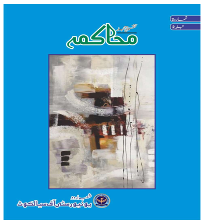

علمی و تحقیقی مجلہ "محاکمہ" یونیورسٹی آف سیالکوٹ

ISSN (Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

طالب حسین ہاشمی

پی ایچ ڈی اسکالر، اقبالیات، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد، پاکستان

محمد افضل وٹو

وزٹنگ لیکچرار، ایمپیریل کالج لاہور

"پیغام افغانی باملت روسیہ" (جاوید نامہ) کے تناظر میں افغانستان کی موجودہ صورت حال کا جائزہ

An Overview of the Current Situation in Afghanistan in the Context of "Afghan Message with Russia" (Javed Namah).

Talib Hussain Hashmi

PhD Scholar Iqbal Studies, AIOU, Islamabad

Muhammad Afzal Watto

Visiting Lecturer, Imperial College Lahore

Abstract

“Javed Namah" is the book of Persian poetry of Allama Iqbal which he wrote in the form of Masnavi. This book is actually an imaginary travelogue of Allama Iqbal. Where Allama Iqbal meets the spirits of many eminent personalities of history. Jamal al-Din Afghani was one of the figures of his time who sought to reshape Muslim traditions. In this way, he raised the banner of a new interpretation of Islam and made the intellectuals of his time realize this need. He succeeded in this. He called for bringing to light the virtues and characteristics of Islamic teachings which were sorely needed in the new age. For example, Islam places great emphasis on reason and reasoning. Muslims should be made fools of reason and reasoning. They should be prepared to become a high level military and political force as these values are present in Islamic teachings. The fact is that the message of Allama Iqbal and Jamal-ud-din has a lot in common. However, their ambition and goal was the establishment of modern, dignified Islamic states. Today, the Afghan government is in the process of being restructured and

ISSN (Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

should make the most of the ideas of both great and modern-minded Islamic leaders.

Key Words. Javed nama,Jamal ud Din Afghani,Allama Iqbal.

علامہ اقبال کی فارسی شاعری کی واحد کتاب "جاوید نامہ" آپ نے مثنوی انداز میں لکھی۔اس مثنوی میں 2000 کے قریب اشعار ہیں۔"پیغام افغانی بالملت روسیہ" اسی کتاب سے انتخاب کیا گیا ہے۔"جاوید نامہ" کی اشاعت ۱۹۳۲ء میں ہوئی۔علامہ اقبال "جاوید نامہ" کو اپنی زندگی کا حاصل سمجھتے تھے۔"جاوید نامہ" کا شمار علامہ اقبلؒ کی بہترین کتب میں ہوتا ہے۔یہ کتاب حقیقت میں شاعر مشرق علامہ اقبال کا خیالی سفر نامہ ہے۔اس خیالی سفر میں علامہ اقبال کے راہبر اور ہم سفر مولانا روم تھے جو اقبال کو مختلف سیاروں کی بہترین انداز میں سیر کرواتے ہیں۔دوران سفر علامہ اقبلؒ تاریخ کی کئی نامور ہستیوں کی ارواح سے ملاقات کا شرف حاصل کرتے ہیں۔اس مثنوی "جاوید نامہ" میں طرح طرح سیاسی و دینی، فکری و علمی اور اجتماعی حقائق کو پیش کیا گیا ہے۔۔چناں چہ اس خیال کو اقبال نے "جاوید نامہ" میں یوں پیش کیا ہے:

آنچہ گفتم از جہانے دیگر است   ایں کتاب از آسمانے دیگر است(۱)

ملک پاکستان میں کسی نہ کسی آمر اور عیاش بادشاہ کو مسلط کرکے عوام پر ظلم و ستم روا رکھا گیا۔ایسا لگتا تھا کہ چند برسوں میں مسلمانوں کا نام ہی کرہ ارض سے مٹا کر رکھ دیا جائے گا لیکن انیسویں صدی کے وسط افغانستان جیسے پسماندہ ملک میں جس ہستی نے جنم لیا وہ جمال الدین افغانی تھے جنھوں نے ہوا کا رخ ہی موڑ دیا مسلمانوں کو جھنجوڑ جھنجھوڑ کر جگایا ان میں اتحاد و اتفاق کی روح پھونکی اور انہیں ایک آزاد، خود مختار اور باعزت قوم بنانے کی سعی کی وہ قدامت پسند علاقوں مطلق العنان بادشاہوں اور مغرب کے معیار سیاستدانوں سے تن تنہا لڑے وہ اگرچہ اپنی زندگی میں اپنی قربانیوں اور جانفشانیوں کا ثمرہ نہ دیکھ سکے لیکن بیسویں صدی میں مسلمانوں کی بیداری اور مغرب کے ہی پانیوں سے متعددی کلوں کی رہائی نہیں۔ سید جمال الدین افغانی ،اسعد آباد، ضلع کنٹر (افغانستان) میں ولادت ہوئی،۹مارچ سال ولادت ۱۸۳۸ءہے۔(۲)

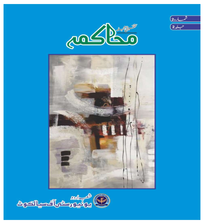

ISSN (Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

آپ کے والد سید محمد صفدر امیر کابل کے دوست محمد خاں کے مشیر تھے، وہ بہت بڑے مصلح اور عالم اسلام کے اتحاد کے داعی تھے۔ جوانی میں امرائے افغانستان کے مشیر رہے۔ پھر وہ ہند، ایران، روس، مصر، ترکی، عربی ممالک، انگلستان اور فرانس وغیرہ آتے جاتے رہے اور ہر کہیں استوار غربی کے خلاف شعلہ فشاں رہے۔ علامہ اقبال انہیں مجدد عصر کہتے رہے۔ سید جمال الدین افغانی نے علوم متداولہ ۱۸ سال کی عمر میں حاصل کئے۔ جمال الدین نے تھوڑا سا عرصہ امیر دوست محمد خان اور ان کے جانشینوں کی دل سے خدمت کی۔ جمال الدین افغانی نے ۱۸۵۷ء میں مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی بھی زیارت کی جب ان کی ذمہ داری افغانستان کے حکمرانوں کی خدمت کے لیے تعینات تھے۔ بعد ازاں حج ادا کرنے کے بعد افغانستان روانہ ہوگئے۔ ساری عمر اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کی۔ ۱۸۷۹ء میں آپ نے ملازمت چھوڑنے کے بعد ہندوستان آئے۔ حکومت نے انہیں حیدر آباد دکن میں نظر بند کر دیا۔ آخر اس شرط پر ان کی نظر بندی کو ختم کیا کہ وہ یورپ کے کسی ملک چلے جائیں۔ لہٰذا وہ فرانس چلے گئے، وہاں فرانسیسی زبان سیکھی اور اسلام کی حقانیت پر تقریروں کا سلسلہ شروع کر دیا۔ ہفت روزہ "العروۃ الوثقیٰ" شائع کروایا جس کا ایک حصّہ عربی اور دوسرا فرانسیسی میں ہوتا تھا۔ فرانس کی حکومت نے حق گوئی کی بنا پر "العروۃ الوثقیٰ" رسالہ معطل کر دیا۔ اس کے بعد وہ ایران، روس اور قسطنطنیہ چلے گئے لیکن حکمران انہیں بلا کر انہیں حق گوئی پر واپس بھیج دیتے رہے۔ آپ سرطان کے مرض میں مبتلا ہوگئے اور اسی بیماری کی وجہ سے اس جہانِ فانی سے کوچ کر گئے۔ ایک قیاس آرائی کی جاتی ہے کہ دربارِ ترکی کے ایک عالم نے آپ کو حسد کی وجہ سے زہر دے کر شہید کیا تھا۔ آپ کا انتقال ۹ مارچ ۱۸۹۷ء کو استنبول میں ہوا۔ انہوں نے اپنی تحریر اور تقریر سے دنیا اُمت مسلمہ کے نوجوانوں میں بیداری کی لہر پیدا کی اور مسلمانوں اور غیر مسلمانوں کو اس حقیقت سے باخبر کیا کہ قرآن کریم کے علاوہ کوئی اور قانون انسان کی مادی اور روحانی اصلاح نہیں کر سکتا۔ (۳)

سید جمال الدین افغانی کا شمار انیسویں صدی کے صف اوّل کے بااثر شخصیات میں ہوتا ہے۔ آپ نے ترکی، مصر اور ایران کے ممتاز دانشوروں کو متاثر کیا۔ آپ نے زبردست قلمی جہاد کیا۔ ڈاکٹر فرمان فتح پوری رقم طراز ہیں:

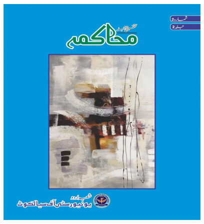

ISSN (Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

"جمال الدین افغانی کی سیاسی بصیرت کا فیصلہ یہ تھا کہ مسلم اقوام کی نشاۃ ثانیہ کا راز دو باتوں میں مضمر ہے، اوّل "غیروں کی غلامی سے نجات"، دوم "اتحاد عالم اسلام"۔ چناں چہ اس کو حاصل کرنے کے لیے تمام زندگی اور صلاحیتوں کو وقف کر دیا"۔(۴)

سید جمال الدین افغانی کا شمار ایسی ہی نامور شخصیات میں شمار ہوتا ہے جن کی اپنی انتھک جدوجہد عزم و استقلال اور ہمت کے ذریعے اسلامیہ کی شیرازہ بندی کی کوشش کی اور بین الاقوامی اتحاد کے داعی اور نقیب تھے۔ سید جمال الدین افغانی عالم اسلام کی نشاۃ جدیدہ کے معمار کہلائے ان کی شخصیت ایک حیران کن سرچشمہ قدرت معلوم ہوتی ہے۔ تاریخ عالم کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ جب کسی قوم کی معاشرتی اور اخلاقی حالت انحطاط اور خون کے آخری حدود تک پہنچتی ہے تو ایسے وقت میں قدرت ان عظیم الشان مصلحین کو پیدا کرتی ہے جن کے دلوں میں قوم کا سچا درد اور ان کی کمزوریوں کا پورا احساس ہوتا ہے۔ یہ رہنمایان عالم اپنی سچی تعلیمات سے قوم کو ترقی اور سعادت کی اصلی شاہراہ پر لگا دیتے ہیں۔ علامہ اقبال کے مطابق:

"زمانہ حال میں میرے نزدیک اگر کوئی شخص مجدّد کہلانے کا حق دار ہے تو وہ اُمت مسلمہ میں ایک ہی شخصیت ہیں صرف جمال الدین افغانی۔(۵)

جمال الدین افغانی کے علم و فضل اور ان کی انقلابی تحریک کا چرچا سارے زمانے میں تھا اور اس وقت کے بیشتر عُلمائے مشرق و مغرب، ان کی تحریروں کو قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ ڈاکٹر جاوید اقبال رقمطراز ہیں:

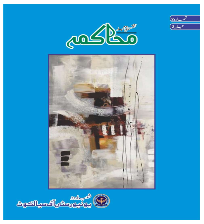

ISSN (Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

"جمال الدین افغانی کی بین المللی اتحاد اسلامی تحریک (ہندوستان میں) کا زبردست انداز میں خیر مقدم کیا گیا۔ چناں چہ جب وہ یہاں سے واپس چلے گئے تو معتقدین کی ایک جماعت ہندوستان چھوڑ گئے۔ علامہ محمد اقبال بھی اُمت مسلمہ کے نوجوانوں کی اس جماعت کے متحرک ممبر تھے۔ جو سید جمال الدین افغانی کے "تصور اتحاد ملی" سے بہت متاثر ہوئی"۔ (٦)

علامہ اقبال جمال الدین افغانی کی تحریک اتحاد عالم اسلامی کو عزت و تکریم کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ اقبال اپنے بیانات اور تصانیف میں جمال الدین کا ذکر بہت زیادہ کیا اور ان کی انقلابی خدمات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ اقبال جمال الدین افغانی کی تحریک اتحاد عالم اسلامی کا نقیب ہوتا ہے۔ افغانی پکے مسلمان، عالم باعمل اور پان اسلام ازم کے سب سے بڑے علمبردار تھے۔ پروفیسر محمد عثمان، "فکر اسلام کی تشکیل نو" میں لکھتے ہیں:

"چوں کہ ہمارے پاس کوئی ایسا علمی طریقہ کار نہیں جن ہم ان باطنی تجربات کی قدر و قیمت طے کر سکیں جیسی منصور حلاجؒ کے اعلان میں مضمر تھی۔ اس لیے ہم ان تجربات سے بطور ایک علم کے فائدے اٹھانے سے قاصر ہیں۔ لہٰذا عصر جدید کے مسلمان کو ایک بہت کام در پیش ہے۔ اس کو ماضی سے اپنا رشتہ منقطع کیے بغیر اسلام پر بحیثیت ایک نظام فکر کے از سر نو غور کریں"۔ (٧)

علامہ اقبال "پان اسلام ازم' کی اصطلاح کے پس پردہ مغربی استبداد کے پروردہ اور پرچارک مفکرین کے مذموم عزائم جانتے تھے اس لیے علامہ اقبال نے پان اسلام ازم کے بارے میں ایک بیان کے ذریعے یہ وضاحت ضروری سمجھی۔ (٨) "پان اسلام ازم کا لفظ فرانسیسی صحافت کی ایجاد ہے اور یہ لفظ ایسی مفروضہ سازش کے لیے استعمال کیا گیا تھا جو اس کو وضع کرنے والوں کے خیال میں اسلامی ممالک، غیر اسلامی اقوام خاص کر یورپ کے خلاف

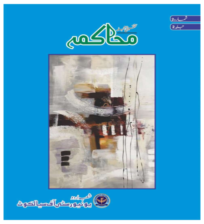

ISSN (Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

کر رہے ہیں۔ پروفیسر براؤن اور دیگر اشخاص نے پوری تحقیقات کے بعد یہ ثابت کر دیا ہے کہ یہ کہانی بالکل غلط تھی"۔(۹)جمال الدین افغانی کی سرگرمیاں سارے عالم اسلام اور ان (مغربی) ممالک میں جاری رہیں جو مُسلمانوں کے ممالک سے سیاسی وابستگی رکھتے تھے۔جمال الدین افغانی نے اپنا حریت اور آزادی کا پیغام مشرق سے مغرب تک عالم اسلام میں پہنچایا۔مورخ جرجی زیدان رقم طراز ہے کہ:

"سید جمال الدین افغانی کی زندگی کا نصب العین اور وہ مرکزی نقطہ جس کے گرد ان کی اُمیدوں اور عمر بھر کی کوششوں کی پرکار گھومتی رہی،اتحاد اسلام اور عظیم الشان اسلامی سلطنت کا قیام تھا جو ایک خلیفۃ المسلمین کے ماتحت ہو۔مشہور مستشرق براؤن نے لکھاہے کہ ترکی،ایران اور مصر میں سید جمال الدین افغانی کی قائم ہوئی تحریک زندہ صورت میں موجود ہے"۔(۱۰)

اتحاد عالم اسلامی کے حوالے سے ہمیں افغانی کے افکار کی جھلک ظاہر کر دی ہے۔ شیخ محمد عبدہ،سید جمال الدین افغانی اور حلیم پاشا کے بعد وہ عظیم مصلح ہیں جنھوں نے پین اسلامزم کی خاطر بہت توانائی پیش کی ہے۔الغرض جمال افغانی سے علامہ اقبال عملی اور فکری دونوں لحاظ سے بہت زیادہ متاثر ہوئے۔اس کی بھرپور عکاسی "جاوید نامہ" میں بدرجہ اُتم موجود ہے۔ ڈاکٹر محمد ریاض لکھتے ہیں:

"علامہ محمد اقبال اور جلال الدین رومی جب فلک عطارد پر قدم رکھتے ہیں۔یہ فلک انہیں زمین سے قدیم تر لگا۔یہ گویا بادل کی صورت میں بڑھتے بڑھتے فلک بن گیا۔اس میں بھی پہاڑ،صحرا اور بحر وبر ہیں مگر انسانی آبادی کے آثار مفقود ہیں۔اقبال رومی سے اس بات کا ذکر کرتے ہیں کہ کوہستانی دریا خوب خروشاں ہیں مگر یہاں زیست کے آثار تو نظر نہیں آ

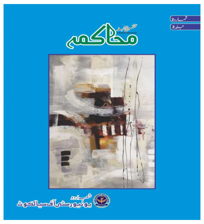

ISSN (Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

رہے تھے۔ البتہ اذان کی آواز آسانی کے ساتھ سُنی جا رہی تھی۔ جلال الدین رومی کہتے ہیں زمین اور عطارد میں قریبی ربط ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام بہشت سے زمین کی طرف جاتے ہوئے ایک دو روز یہاں ٹھہرتے تھے۔ یہ مقام دراصل اولیا اللہ کا ہے۔ بعد ازاں علامہ اقبال سے فرماتے ہیں کہ جلدی کرو ہمیں ان بزرگ ہستیوں کے ساتھ مل کر نماز ادا کرنی ہے۔ جب دونوں آ گئے بڑھتے ہیں تو انہیں دو مرد نماز کی حالت میں دکھائی دیتے ہیں، سعید حلیم پاشا اقتدا میں ہیں اور جمال الدین افغانی امام تھے۔ مولانا رومی ان افغان اور تاتار بزرگ ہستیوں کے بارے میں فرماتے ہیں کہ عصر حاضر کے مشرق میں ان سے بہتر شخصیات پیدا نہیں ہوئیں"(۱۱)

اقبال کہتے ہیں ایک سید السادات جمال الدین افغانی جن کی گفت گُو سے پتھر میں جان پڑ جاتی ہے۔ دوسرے، درد مند، ترک سالار (حلیم پاشا) جن کی فکر ان کے مقام کی طرح بلند ہے۔

سیّد السادت مولانا جمال — زندہ از گفتارِ اُو سنگ و سفال
ترک سالار آں حلیمِ درد مند — فکرِ اُو مثلِ مقامِ او بلند (۱۲)

علامہ اقبال اور مولانا رومی نماز میں شریک ہو جاتے ہیں۔ جمال الدین افغانی قرات میں سورۃ النجم اس سوز و ساز سے پڑھ رہے تھے کہ حضرت خلیلؑ اور حضرت جبریلؑ کو بھی اس پر وجد آ جاتا ہے۔ یاد رہے کہ سورۃ النجم میں معراج رسولؐ کا خصوصی ذکر ہے۔ نماز کے بعد رومی اور اقبال، سید جمال الدین افغانی کی دست بوسی کرتے ہیں۔ (۱۳)

من ز جا بر خاستم بعد از نماز — دست او بوسیدم از راہِ نیاز
زندہ رود! از خاکدنِ ما بگوئے — از زمین و آسمنِ ما بگوئے
خاکی و چوں قدسیاں روشن بصر! — از مسلماناں بدہ ما را خبر! (۱۴)

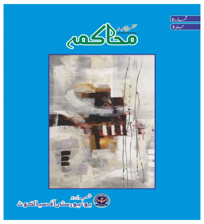

ISSN (Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

اقبال کہتے ہیں کہ میں نے نماز کے بعد ان کے ہاتھ پر عقیدت مندی سے بوسہ دیا۔ اُنھوں نے زندہ رود (اقبال) سے کہا کہ ہماری دھرتی کے بارے میں کچھ بتا اور زمین و آسمان کا حال سنا۔ انسان خاکی ہے لیکن فرشتوں کی طرح روشن بصر ہے۔ مسلمانوں کے بارے میں کچھ خبر دے۔

اقبال فرماتے ہیں کہ مسلمان اس وقت ایمان کی کمزوری اور مایوسی کا شکار ہے۔ اہل مغرب نے وطنیت کے نظریے کے ذریعے مُسلمانوں کے اتفاق کو نیست و نابود کرنے کی سازش کر رکھی ہے۔ ہندوستانی، عربی، افغانی اور ایرانی سب کے سب فرنگیوں کے ایرانی، مصری، عربی، افغانی اور ہندوستانی غرض سب کے سب فرنگیوں کے افکار میں سرمست ہیں۔ دوسری طرف اشتراکیت کے تحت یورپی اقوام اُمت مسلمہ معاشی و سیاسی کو سیاسی و معاشی اعتبار سے اپنا غلام بنا رہی ہے۔ افغانی یہ سن کر اشتراکیت کے علم بردار کارل مارکس اور اس کی کتاب "سرمایہ" کے بارے میں کہتے ہیں کہ کارل مارکس انسانیت کے معاشی و سیاسی دکھوں کا مداوا کرنے کا متمنی تھا مگر اس کی لغزش یہ ہے کہ وہ دین و دنیا کو الگ سمجھ کر مادیت پرستی کو ہی اپنی منزل سمجھ بیٹھا"۔(۱۵)

علامہ اقبال جاوید نامہ کے حصّہ "پیغام افغانی باملت روسیہ" میں ملت روس کے لیے ایک اہم پیغام دیتے ہیں۔ یہ وہی زمانہ تھا جب رُوس میں انقلاب برپا تھا اور سرمایہ دارانہ نظام کے مد مقابل اشتراکیت کو اپنا چکا تھا۔

صاحب سرمایہ از نسل خلیل   یعنی آں پیغمبر بے جبرئیل (۱۶)

اس ضمن میں بقول خلیفہ عبدالحکیم:

"اشتراکیت کے سر اٹھانے سے قبل مغرب کے سائنس دان اور اہل فکر کے نزدیک مذہبی عقائد کے بہت کچھ دفتر پارینہ بن چکے ہیں اور عمل میں بھی زندگی پر مادیت طاری ہو رہی ہے۔ اشتراکیت انہیں میلانات کی پیداوار ہے"۔(۱۷)

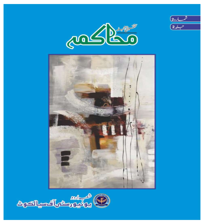

ISSN (Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

"پیغام افغانی بالملت روسیہ" بظاہر روسی قوم کے لیے دیا جانے والا پیغام ہے جو اقبال اور جمال الدین افغانی کے افکار کا حسین امتزاج ہے۔ مگر غور سے دیکھا جائے تو اس پیغام سے ہر وہ قوم فائدہ اٹھا سکتی ہے جو تشکیلنو کے مراحل سے گذر رہی ہو۔ افغانستان کی موجودہ صورتحال کا مطالعہ کیا جائے تو مذکورہ پیغام اور جمال الدین افغانی کی دیگر تعلیمات ان کے لیے مشعل راہ ثابت ہو سکتی ہیں۔

> "اشتراکیت نے پرانے معبودوں اور فرسودہ اداروں کے انہدام میں سعی بلیغ کی ہے۔ اس کا فراغ دلی سے ذکر کیا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اس ملت کو ان خطرات سے آگاہ کیا ہے جو انقلابی تہذیب و تمدن کو پیش آسکتے ہیں"۔(۱۸)

جمال الدین افغانی نے مشرقی اقوام کو اپنی زبان، اپنے ادب اور اپنی ثقافت کے حوالے سے اپنا قومی شعور بیدار کرنے کا پیغام دیا۔ علامہ اقبال کے اس پیغام "پیغام افغانی بالملت روسیہ" میں کل پچاس اشعار ہیں۔ چوں کہ یہ پیغام اہم مباحث دینی و علمی پر مشتمل ہے اگر دیار غیر میں غیر مسلم قومیں ان تعلیمات پر سختی سے عمل کریں تو وہ اپنے معاشی اور سیاسی نظام کو بہت بہتر کر سکتے ہیں۔ اس مفصل پیغام کو چھ بندوں میں تقسیم کیا گیا ہے اور اسلام اور اشتراکیت کا موازنہ بہت زبردست انداز سے کیا گیا ہے۔ اقبال نے (بزبان افغانی) مسلمانان عالم کی موجودہ حالت واضح کی ہے۔ قرآن مجید کی تعلیمات اور ہیں اور مسلمانوں کے طور طریقے اور۔ مثلاً نظام ملوکیت کو دیکھیں۔ قرآن و سنت کی راہنمائی اس آمریت کے برعکس ہے۔ آنحضرتؐ نے یہ بشارت دی تھی کہ اب قیصر و کسریٰ موجود نہیں آئیں گئے۔ مگر مسلمانوں نے قیصر روم اور کسرائے ایران کا خاتمہ کر کے خود ملوکیت کی طرح ڈال دی اور اس نظام حکمرانی نے اسلامی ثقافت کو کج مج کر کے رکھ دیا ہے۔ مسلمان قرآن مجید کی تعلیمات پر عمل نہیں کر رہے۔ اگر مسلمان قرآن مجید کی تعلیمات پر عمل نہیں کریں گے تو کامیابی نہیں ملے گی۔

ISSN (Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

منزل و مقصود قرآن دیگر است　　　رسم و آئین مسلمان دیگر است (۱۹)

سید جمال الدین افغانی فرماتے ہیں:

"اگر ہم قرآنی آیات کو غور سے پڑھیں اوراور ان حوادث پر عبرت کی نظر ڈالیں جو ملت اسلامیہ اور ممالک اسلامیہ کو پیش آئے ہیں تو معلوم ہو گا کہ ہم میں سے کئی ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے احکام کو چھوڑ کر اس کے بتلائے ہوئے طریقہ سے ہٹ گئے اور ہم میں سے کئی ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے اس صراط مستقیم سے کنارہ کر گئے جو ہمارے لیے مقرر کیا گیا تھا"۔(۲۰)

خود طلسم قیصر و کسری شکست　　　خود سر تخت ملوکیت نشست

تانہال سلطنت قوت گرفت　　　دین او نقش از ملوکیت گرفت (۲۱)

علامہ اقبال نے ملّت کے انحطاط کا سبب بھی بیان کیا ہے۔ جو ملوکیت کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔

آج مسلمان اپنی زیست اور معاشرے کی اساس قرآنی ھدایات پر نہیں رکھتا، اس کے نتیجے میں وہ دین و دنیا دونوں میں پسماندہ رہ گیا ہے۔ آنحضرتؐ نے یہ بشارت دی تھی کہ اب قیصر و کسریٰ موجود نہیں آئیں گئے۔ اس نے قیصر و کسریٰ کا نظام استبداد توڑ دیا لیکن خود ملوکیت کا علمبر دار بن گیا۔ مگر مسلمانوں نے قیصر روم اور کسرائے ایران کا خاتمہ کر کے خود ملوکیت کی بنیاد ڈال دی اور اس نظام حکمرانی نے اسلامی ثقافت کو کج مج کر کے رکھ دیا ہے۔ اس ضمن میں ڈاکٹر غلام حسین ذو لفقار لکھتے ہیں:

"سید جمال افغانی ہمیشہ ملوکیت سے نالاں رہے کیوں کہ یہ اسلام کی روح حریت فکر کی حریف بنی رہی۔ بلکہ افغانی اپنے تلخ تجربات کی وجہ سے آخر میں ملوکیت کے سخت مخالف ہو گئے تھے" (۲۲)

ISSN (Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

انقلاب روس کے ذریعے روسی قوم نے ملوکیت کا قلع قمع کر دیا تھا۔ مغربی آئین و دین سے گلو خلاصی کروالی مگر اسے مسلمانوں کی تاریخ سے عبرت حاصل کرنی چاہیے مبادا وہ بھی ایک ملوکیت کا خاتمہ کر کے اشتراکیت کے روپ میں ایک بدتر ملوکیت قائم کر دیں۔ پھر نفی (لا اللہ) کی منزل میں زندگی گزر نہ سکے گی۔ ملک روس کو الّا اللہ "اختیار کرنے کے لیے سوچنا چاہیے تاکہ اسے ایک محکم اساس میّسر ہو سکے۔ اقبال نے (بزبان افغانی) روسیوں سے کہتے ہیں کہ اسلام کی طرح تم نے بھی جھوٹے خداؤں کا خاتمہ کر دیا ہے یعنی پرانے مغربی آئین سے اپنا منہ موڑ لیا، گویا تم نے بھی مسلمانوں کی طرح قیصریت کی ہڈیوں کو توڑ دیا ۔

توکہ طرح دیگری انداختی　　　　دل ز دستور کہن پرداختی (۲۳)

سید جمال الدین افغانی کہتے ہیں کہ اے قوم روس! تم نے وہ کارنامہ تواحسن طریقے سے سرانجام دے دیا جو مسلمانوں نے دیا تھا یعنی "لا" کا آغاز تو کر دیا ہے۔ اب تجھے اپنے سفر کو "الا" کی طرف شروع کرنا ہو گا۔ تو مغرب کی طرف ہر گز نہ دیکھ، وہ لا سے الا کی طرف اب ہمت کرو اور ایک قدم اور اُٹھاؤ یعنی سچے خدا پر ایمان لے آؤ تاکہ تمہاری زندگی مستحکم بنیادوں پر قائم ہو جائے اگر تم لَااِلٰہ کے اِلّا اللہ نہیں کہو گے تو زندگی کے لیے کوئی محکم نظام قائم نہیں کر سکو گے۔

در گذر از لا اگر جویندہ ئی　　　　تارہ اثبات گیری زندہ ئی

ای کہ می خواہی نظام عالمی　　　　جستہ ئی او را اساس محکمی؟ (۲۴)

سید جمال الدین (بزبان افغانی) روسیوں کو قرآن مجید پر غور و فکر کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔ قرآن مجید ذکر اور فکر کا امتزاج سکھاتی ہے۔ اس ضمن میں ڈاکٹر محمد ریاض لکھتے ہیں:

”افغانی نے تین بار روس کا سفر کیا، ماسکو میں طویل مدت تک قیام کیا، ان ہی کی مساعی سے قرآن مجید کا روسی ترجمہ اور متعدد دینی کتابیں وہاں طبع ہو سکی ہیں۔ اس طرح افغانی وہاں قرآنی پیغام پہنچا چکے تھے۔ وہ روسی

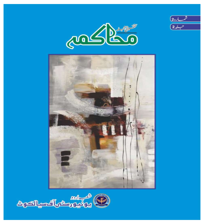

ISSN (Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

زبان سے کسی قدر آشنا اور اس ملت کی فعالیتوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے
تھے" (۲۵)

سید جمال الدین افغانی ممالک اسلامیہ کے اتحاد اور ان کی علمی و فکری نشاۃ ثانیہ کے لیے عمر بھر جس جہد مسلسل میں مصروف رہے اس کی بناپر دیکھا جائے تو وہ تمام عمر اپنے دور کے کسی قدر آزاد ممالک، ممالک اسلامیہ کے حکمران کی مطلق العنانیت کو ختم کر کے دستوری حکومت قائم کرنے اور قانون کی بالا دستی کو رائج کرنے میں کوشاں رہے۔ سید جمال الدین افغانی چاہتے تھے کہ مسلمان کھویا ہوا وقار قرآنی تعلیمات پر عمل کر کے ہی بحال کر سکتے ہیں۔ اگر مسلمان قرآن مجید کو اپنا راہنما بنالیں تو کھوئی ہوئی عظمت واپس آسکتی ہے۔

"مسلمانوں کی قوم کو قرنِ اول میں بام رفعت پر پہنچا دینے کا سبب
اولین اور ان کا سچا امام اور رہنما تھا، اس وقت تک ہم دوبارہ ترقی
کرنے سے مایوس نہیں ہو سکتے اور یہ نہیں کہہ سکتے کہ پھر اپنی کھوئی
ہوئی عظمت کو بحال کرنے میں کامیاب نہ ہوں گے"۔ (۲۶)

روس نے لینن کی سربراہی میں ۱۹۱۷ء میں انقلاب روس کی شکل میں جاگیر دارانہ و سرمایہ دارانہ نظام کو پاش پاش کر دیا تھا۔ آج افغانستان نے بھی ملوکیت و استعماریت کا قلع قمع کر دیا ہے۔ آج افغانستان نے بھی روس کی طرح قرآن سے استفادہ نہ کیا تو ہو سکتا ہے کہ افغانستان کا انجام بھی روس سے مختلف نہ ہو۔

ISSN (Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

"جاوید نامہ" میں تو باقاعدہ قرآن مجید سے استفادہ کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔مگر روسی اقبال کے پیغام کو سمجھنے سے ہمیشہ محروم ہے اور بالآخر سوشلزم نے بھی اقبال کی توقع کے عین مطابق قیصریت و ملوکیت کا روپ دھار لیا۔آج موجودہ افغانستان قوم نے بھی طویل جدوجہد کے بعد ملوکیت و استعماریت کا قلع قمع کر دیا ہے۔پہلے روس اور اب امریکہ جیسی سپر پاور کو یہاں سے جانے پر مجبور کرنا کوئی معمولی بات نہیں مگر اہم سوال یہ ہے کہ دوبارہ ملوکیت کی راہ کیسے روکی جائے ؟روش کہن سے اجتناب ہی افغان حکومت کو نئے افغانستان کی طرف گامزن کر سکتا ہے۔اس سلسلے میں جمال الدین افغانی کے افکار سے استفادہ کیا سکتا ہے۔(۲۷)

ملک کا نظام حکومت کن بنیادوں پر ترتیب دیا جائے۔نظام حکومت کن بنیادوں پر ترتیب دیا جائے ؟اس کے لیے قرآن سے قوانین جدید تقاضوں کے عین مطابق اخذ کرنے کی اشد ضرورت ہے۔اس ضمن میں بقول ڈاکٹر تحسین فراقی لکھتے ہیں:

"ان کے خیال میں مسلمانوں کے زوال اور ابتلا کا سب سے بڑا سبب اس کتاب (قرآن) سے دوری ہے۔جس کی حکمت لایزل اور قدیم ہے۔ان کے نزدیک ملت کے ہاتھ سے جب قرآن نکل گیا تو اس اجزا خاک کی طرح منتشر ہو گئے"(۲۸)

افغانستان کی بات کی جائے تو طالبان حکومت تو اپنے ملک کا نظام قوانین ریاست مذہب سے ہی اخذ کرنا چاہتی ہے۔اسلام ایک امن پسند مذہب ہے۔سب سے خاص بات کہ اسلام میں کوئی قید نہیں۔ اسلام "لا اکراہ فی الدین" کا قائل ہے۔افغانستان کی موجودہ صورت حال کو دیکھ لیں جس دن طالبان آئے خواتین کو

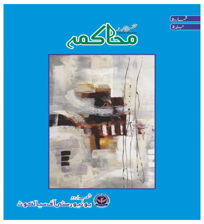

ISSN (Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

برقعہ کا اور اپنے گھروں سے اکیلے نہ نکلنے کا پابندی کروائی، یونیورسٹیوں میں لڑکیوں کو پردہ کرنے کا حکم جاری کر دیا۔ اگر افغانستان میں طالبان نے اسلام کو سختی سے عمل درآمد کرنے کی کوشش کی تو وہ وقت دُور نہیں جب ایک بدترین ملوکیت کی شکل اختیار کر جائے گا۔ اس کے لیے اہم پہلو اجتہاد سے کام لیا جائے۔ اس ضمن میں قاضی عبد الغفار لکھتے ہیں:

> "جمال الدین افغانی نے اپنے مضامین میں اجتہاد کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے۔ بلکہ مسلمانوں کے زوال کی ایک بڑی وجہ اجتہاد سے روگردانی قراردی۔ ان کے مطابق ملت اسلامیہ کا زوال اس وقت شروع ہوا جب خلفائے عباسیہ نے شرف علم تفقہ فی الدین اور مذہب کے اصول فروغ میں اجتہاد کی فضیلت سے قطع نظر کی اور صرف "خلافت" کے نام پر قانع ہوگئے۔ اس طرح انھوں نے علمی مرتبہ کو خلافت کے مرتبہ سے جدا کر دیا"(۲۹)

جمال الدین افغانی اور اقبال کے افکار و نظریات میں اجتہاد کے معاملے میں افغانستان حکومت استفادہ کر سکتی ہے۔ علامہ اقبال اپنے چھٹے خطبے بعنوان "اسلام میں اجتہاد" میں لکھتے ہیں کہ:

> "اسلام کی رو سے تمام زندگی کی اصل روحانی ابدی ہے، جو اپنا اظہار تنوع اور تبدیلی میں کرتی ہے۔ لہٰذا ایسا معاشرہ جو حقیقت کے ایسے تصور پر مبنی ہو اس کے لیے لازم ہے کہ وہ اپنی زیست میں ثبات و تغیر پیدا کرے۔ ضروری ہے کہ اس کے پاس اجتماعی زندگی کو منظم کرنے کے لیے ابدی اصول ہوں کیونکہ مسلسل تبدیلی کی اس دنیا میں ابدی قدروں سے وابستگی ہی ہمیں استقامت بخشتی ہے۔ لیکن ابدی اصولوں کو جب اس طرح سمجھا اور برتا جائے کہ ان سے

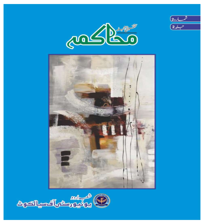

ISSN (Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

> تبدیلی کے تمام امکانات جو ازروئے قرآن اللہ عزوجل کی عظیم نشانیوں میں سے ایک ہے، ختم ہو جائیں تو یہ اصول زندگی کو جو کہ فطرتاً حرکت اور قوت ہے جامد اور بے جان بنا دیتے ہیں۔ سیاسی اور معاشرتی علم میں یورپ اس لیے ناکام ہوا کہ اس نے ابدی اصولوں کی قدر و قیمت نہ جانی اور گزشتہ پانچ سو سالوں سے اسلام پر اس سبب سے جمود طاری ہے کہ مسلمانوں نے تغیر کی اہمیت کو نہ سمجھا"(۳۰)

سید جمال الدین افغانی روسیوں کو نصیحت کرتے ہیں کہ مغرب کی طرح روباہی یعنی مکر و فریب سے کام نہ لیں۔ جس کی غرض وغایت یہ ہے کہ کمزور قوموں کو غلام بنا کر ان اسے استحصال بالجبر کیا جائے۔ قرآن تجھے وہ شیر بنادے گا جو لومڑی کی طرح مکر و فریب سے کام نہیں لیتا۔ ملوکیت مثلاً استعماریت، فاشزم۔ آمریت، نازی ازم وغیرہ کی صورتوں میں ہمیشہ مکاری سے کام لیا اور سادہ عوام کو ان کی حالت زار بہتر کرنے کی امید دلائی۔ عصر حاضر میں چین اور روس اپنے مقصد میں کامیاب ہونے کے لیے افغانستان کا سہارا لینا چاہتے ہیں۔ اگر آئی۔ ایم۔ ایف کی طرف دیکھیں تو یہ افغانستان کی مدد کرنا چاہتا ہے مگر ساتھ مطالبات بھی رکھے جارہا ہے پس پردہ ان کے مزموم مقاصد ہیں۔ افغانستان حکومت کو سمجھداری کا مظاہرہ کرنا ہوگا بلکہ ان شر پسند عناصر پر نظر بھی رکھنا ہوگی جو مکاری سے کچھ بھی کرسکتے ہیں۔

افغانستان کا شمار دُنیا کے غریب ممالک میں ہوتا ہے۔ یہ معاشی طور پر بہت کمزور ہے اور اسے مضبوط اور طاقتور قوم کی ان چالوں کو سمجھنا ہوگا۔ افغانستان مسلسل جنگ کا بھی شکار رہا ہے اس لیے اسے معاشی ترقی نہیں ملی۔

سرمایہ دارانہ معاشی نظام، مغربی جمہوریت کا ایک اور بنیادی اصول سمجھا جاتا ہے۔ اس نظام کی سب سے بڑی خرابی یہ ہے کہ انسانیت دو گروہوں میں بٹ گئی ہے۔ سرمایہ دار روز بروز امیر سے امیر تر اور غریب سے غریب تر ہو رہا ہے اور مزدور جو

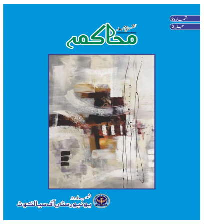

ISSN (Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

در حقیقت دولت پیدا کر رہا ہے، محنت و مشقت کی بھٹی میں جل رہا ہے اس کو اپنی پیدا کردہ دولت کا اتنا حصّہ بھی نہیں ملتا کہ وہ اپنے اور اپنے بچوں کی کفالت اچھی طرح کر سکے۔ علامہ اقبال نے ایک خط میں لکھا ہے:

"اسلام کے نزدیک ملکیت صرف اللہ کی ہے۔ مسلمان صرف اس چیز کا امین ہے جو اس کے سپرد کی گئی ہے۔ میری رائے میں اگر کوئی مسلمان پرائیویٹ زمین وغیرہ کا ناجائز استعمال کرے تو حاکمیت اسلامیہ کا حق ہے کہ اس کی باز پرس کی جائے"(۳۱)

سرمایہ دار جو پیدائش دولت میں قطعی حصہ نہیں لے رہا ہے، وہ محض اپنے سرمایہ کی قوت پر مزدوروں کی خون پسینے کی کمائی غصب کر رہا ہے۔ اس ضمن میں علامہ اقبال سرمایہ دارانہ نظام کی عیاری کو بے نقاب کرتے ہوئے انقلاب کی خوش خبری سناتے ہیں اور فرماتے ہیں:

مکر کی چالوں سے بازی لے گیا سرمایہ دار — انتہائے سادگی سے کھا گیا مزدور مات
اٹھ کہ اب بزم جہاں کا اور ہی انداز ہے — مشرق و مغرب میں تیرے دور کا آغاز ہے(۳۲)

سید جمال افغانی (بزبان اقبال) روسی قوم کو ذکر و فکر یعنی مذہبی علم اور عقلی علوم پر توجہ کرنے کی تاکید کرتے ہیں۔ افغانستان کی طالبان حکومت کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے جب نجیب اللہ نے کٹھ پتلی حکومت کے خلاف تحریک شروع کی تو یہ مدارس کے فارغ التحصیل طالب علم تھے۔ صرف مدرسوں کی تعلیم کو اہمیت دی جاتی تھی۔ جب کہ سائنس اور دیگر جدید علوم کی تعلیم کو کوئی اہمیت نہ دی جاتی تھی۔ افغانستان کی موجودہ طالبان حکومت کو مذہبی تعلیم کے ساتھ ساتھ جدید علوم پر خصوصی توجہ دینا چاہیے۔ آنے والے دور میں جدید تقاضوں کے مطابق کالجز، یونیورسٹیوں کا قیام بہت ضروری ہو گا۔ پس انہیں فکر و ذکر دونوں سے کام لینا ہو گا۔

"پیغام افغانی با ملت روسیہ" میں قرآن مجید نے آقائیت مٹائی اور بے نواؤں کی مدد کرائی اور بے سر و سامان بندوں کی دستگیری کی۔ اس میں ارتکاز زر کی حوصلہ شکنی کی گئی اور انفاق کی تعلیم دی گئی۔ قرآن نے سود کا قلع قمع کیا اور قرض حسنہ

ISSN (Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

دینے کی تحریک دلوائی۔ زمین کا مالک خدا ہے اور انسان اس "متاع" سے روزی حاصل کرنے کا مجاز ہے۔

قرآن مجید نے حق ملکیت تو دیا ہے، مگر مالک حقیقی خدا کو بتایا ہے اور انسان کو اس کی نعمتوں کا امین جسے امانت مال کا حساب دینا ہو گا۔ قرآن نے ملوک کو امور حق کے لیے سدّ راہ بتایا اور تخریب کاری ان لوگوں کو وطیرہ قرار دیا۔ اس کتاب نے وحدت انسانی کی تعلیم دی ہے۔

ہیچ خیر از مرد کِ زر کش مجو، لن تنالوا البر حتی تنفقوا (۳۳)

"پیغام افغانی با ملت روسیہ" میں ایک اہم نکتہ "مسئلہ ملکیت زمین" ہے۔ سوشلزم اور کمیونزم کے مطابق زمین پر اصل محنت تو مزدور کرتا ہے جب کہ جاگیر دار سارا منافع خود لے جاتا ہے۔ اپنی ہر جائز و ناجائز خواہشات کی تکمیل کر رہا ہے اور دولت کے بل بوتے پر عیاشی کی زندگی بسر کر رہا ہے۔ چناں چہ بال جبریل میں "الارض للہ" میں اس خیال کو یوں بیان کرتے ہیں۔

کس نے بھر دی موتیوں سے خوشۂ گندم کی جیب　　موسموں کو کس نے سکھلائی ہے خوئے انقلاب؟
دِہ خدایا! یہ زمیں تیری نہیں، تیری نہیں　　تیرے آبا کی نہیں، تیری نہیں، میری نہیں (۳۴)

سید جمال الدین افغانی دین اسلام کو تمام ادیان پر مقدم خیال کرتے ہیں اور اسے حاجات بشریہ کا کفیل خیال کرتے ہیں۔ لہٰذا وہ ایک اسلامی مملکت کا مکمل نفاذ چاہتے ہیں۔ اشتراکیت، اشتمالیت، ملوکیت، جمہوریت اور باضابطہ آمریت یہ اصطلاحیں سیاست وطن میں سکہ رائج الوقت کی حیثیت رکھتی ہیں۔ آپ ان میں سے کسی کے قائل نہیں تھے۔ آپ صرف اسلامی نظام حکومت کے قائل تھے۔

افغانستان میں طالبان انقلاب کے بعد اس معیشت کا دھارا تذبذب کی نظر ہو گیا ہے۔ ورلڈ بینک کی طرف سے موصول ہونے والی امداد کب تک ساتھ دے گی اسی شش و پنج کے گہرے بادل افغانستان کی معیشت کو مستحکم نہیں ہونے دے رہے۔ دنیا کے سب سے بڑے ادارے آئی۔ ایم۔ ایف نے امداد کا سلسلہ عارضی طور پر بند کر دیا ہے۔ بے شک قدرت نے افغانستان کو معدنی وسائل سے مالا مال کیا ہے مگر سیاسی پیچیدگیوں کی وجہ سے ان کا مؤثر اور بر وقت استعمال تا حال ممکن نہیں

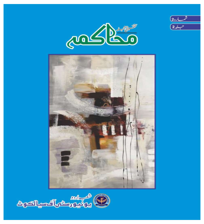

علمی و تحقیقی مجلہ "محاکمہ" یونیورسٹی آف سیالکوٹ
ISSN (Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

ہے۔اس کے لیے کافی سارا سرمایہ اور تجربہ کار افرادی قوت اور موثر معاشی پالیسیوں کی ضرورت ہے۔ آج طالبان حکومت مشکل معاشی فیصلے کر سکتی ہے کیونکہ آج کی حکومت پر کوئی بھی سرمایہ دار قابض نہیں ہے۔ آج زرعی زمین حکومتی تحویل میں لے کر کاشت کاروں کو کاشت کے لیے دی جائیں۔ ایسا کرنے سے افغانستان میں خوراک کا مسئلہ بہت جلدی حل کیا جاسکتا ہے۔ راقم گذشتہ رات جیو نیوز پر مختلف اینکرز کے تبصرے دیکھ رہا تھا جس میں افغانستان کا ذکر آیا ان کو ہمہ تن گوش ہو کر سنا اور اہم نکات کو اپنے الفاظ میں لکھ کر ترتیب دیا۔ بالآخر امریکہ اور نیٹو بیس سال کی طویل جنگ ہار کر افغانستان کو چھوڑ گیا امریکہ نے ایک ڈرامہ رچایا اور پھر اسے جواز بنا کر افغانستان پر چڑھ دوڑا اسے اس بات سے قطعاً غرض نہ تھی کہ کل کیا ہو گا بلکہ یقین تھا کہ وہ طالبان کے ساتھ علاقے کو بھی تسخیر کر لے گا مگر یہ ایک بھیانک خواب ثابت ہوا اور اب اس نے شکست تسلیم کر لی۔ بلکہ یوں کہیے کہ دنیا کی جدید ترین جنگی سامان سے لیس فوج افغانوں کے ہاتھوں شکست سے دوچار

ہو گئی۔اس جنگ میں جہاں افغانستان کا بہت نقصان ہوا وہاں پاکستان کا بھی کچھ کم نہیں رہا اس بلاوجہ کی دوستی کے عوض ستر ہزار سے زائد انسانوں کی جان کا نذرانہ دینا پڑا، مگر افسوس دنیا اس قربانی کو سمجھنے سے قاصر ہے۔ افغانستان میں طالبان کو سوچ کر فیصلہ کرنا ہو گا کہ مستقبل میں کیا لائحہ عمل کیا جائے۔ سید جمال الدین افغانی قرآنی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں قرآن مجید نے کاہنوں، پوپوں اور مذہبی پیشواؤں کے استحصال کا خاتمہ کیا۔ یہ انقلابی کتاب خدا کی طرح ظاہر ہے اور باطن میں زندہ و پائندہ اور ناطق بھی ہے۔ اس نے جہاد فی سبیل اللہ کے اور ضرورت سے زیادہ مال و منال کے انفاق کر دینے کے انقلابی تصورات دیئے ہیں۔ اہل روس نے جو نیا نظام قائم کیا ہے اس لیے انہیں چاہیے کہ قرآن میں دیکھیں اور اس کتاب سے راہنمائی حاصل کریں۔

محفل ما بی می و بی ساقی است　　　ساز قرآن را نواہا باقی است
زخمہ ما بی اثر افتد اگر　　　آسمان دارد ھزاران زخمہ ور
ذکر حق از امتان آمد غنی　　　از زمان و از مکان آمد غنی
ترسم از روزی کہ محرومش کنند　　　آتش خود بر دل دیگر زنند (۳۴)

ISSN (Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

اقبال فرماتے ہیں۔ مسلمانوں کے لیے لمحہ فکریہ ہے۔ قرآن مجید کی حفاظت کا خدا نے ذمہ لے لیا اور اسے بہر حال زمان و مکان سے قطع نظر ابدی طور باقی رہنا ہے۔ مسلمانوں کو فکر کرنی چاہیے وہ اس کتاب زندہ کی تعلیمات کے اہل ہیں یا نہیں۔ ایسا نہ ہو کہ انہیں خدا کسی اور قوم سے بدل دے اور اس دوسری قوم کو حامل قرآن بنادے۔

ذکر حق از امتان آمد غنی   از زمان و از مکان آمد غنی

ذکر حق از ذکر ہر ذاکر جداست   احتیاج روم و شام او را کجاست (۳۵)

انقلاب کے دوران اقوام کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ حکومت کا فرض ہوتا ہے کہ وہ اس سلسلے میں عوام کا اعتماد بحال کرے۔ مسلم اقوام نے مثبت انقلاب کو ہمیشہ سراہا ہے۔ اس سلسلے میں جمال الدین افغانی نے فرمایا:

"اسلام کی تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ مسلمانوں نے حکومتوں کے انقلاب کو کبھی برا نہ سمجھا، جب تک ان کے حاکم شریعت پر کاربند رہے وہ خوش دلی کے ساتھ ان کی اطاعت کرتے رہے اور کوئی سروکار اس سے نہ رکھا کہ عنان حکومت کس کے ہاتھ میں ہے" (۳۶)

طالبان کو چاہیے کہ آئین حکومت ترتیب دینے میں جدید علوم اور اسلامی فقہ کے ماہرین کی آراء کو مدنظر رکھیں۔ اس سلسلے میں دیگر ممالک کے ماہرین سے بھی مدد لی جاسکتی ہے۔ افغانی لکھتے ہیں:

"اگر کسی شخص کو اللہ تعالیٰ نے پوری قوم کی حفاظت کا ذمہ دار اور کفیل بنایا اور اس کے ہاتھ میں کسی ایک طبقے کی باگ ڈور دے کر اسے سیاہ و سفید کا مالک بنالیا تو بلاشبہ ایسا شخص تجربہ کاروں سے مشورہ لینے اور ان کی رائے سے فائدہ اٹھانے کا زیادہ محتاج ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کو معصوم ہونے کے باوجود تعلیم اور ہدایت کے طور پر فرمایا "وشاورھم فی الامر" (معاملات میں ان سے مشورہ لو) اور اسی طرح مومنوں کی تعریف میں ایک چیز یہ بیان کی"۔ ان کے معاملات آپس میں مشورے سے طے ہوتے ہیں" (۳۷)

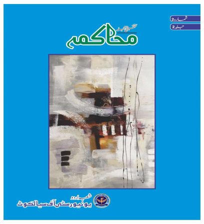

ISSN (Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

افغانستان پر ماضی میں کئی بار حملہ ہوا۔ یہ افغانی عوام میں خوبی ہے کہ وہ کسی غیر قوم کے غاصبانہ تسلط کو برداشت نہیں کرتی۔ اگر ان کے پاس مضبوط فوج ہو تو ممکن ہے کسی غیر کو ان پر حملے کی جرات ہی نہ ہو۔۔ اس سلسلے میں جمال الدین افغانی ایک مضبوط فوج کی اہمیت یوں بیان کرتے ہیں:

"کسی ملک کا امیر اور کسی سلطنت کا مالک اگر تھوڑی دیر کے لئے اپنی طرف متوجہ ہو تو اسے معلوم ہو کہ اس کا وطن ہر وقت لالچیوں کے نرغے میں ہے انسان کا طبعی فرض ہر وقت اس کے پڑوسیوں کو اس کے ملک پر قبضہ کرنے پر اکساتا ہے۔ ان کی خواہش ہے کہ اس کی قوم کو ذلیل کریں باشندگان ملک کو غلام بنائیں۔ ان کی زمین کی پیداوار اور ان کی محنت کا پھل ان کے ہاتھوں سے چھین کر اپنے ہموطنوں کو دلائیں۔ اس لئے بادشاہ اس کی حکومت میں حصہ لینے والے صوبوں میں اس کی نیابت کرنے والے گورنروں، اس کے لشکر کی کمان کرنے والوں، ان کے علاوہ دوسرے اصحاب رائے اور ملک کی مقتدر ہستیوں کا فرض ہے کہ وہ زور و جبر کے حوادث کی مدافعت کرنے اور اجنبی حملوں کو روکنے کے لئے ہمہ تن تیار ہو جائیں"(۳۸)

ڈاکٹر عبد الشکور احسن لکھتے ہیں:

"سید جمال الدین افغانی روس کو یورپ کی بجائے مشرق سے اپنا مستقبل وابستہ کرنے کی دعوت دیتے ہیں کیوں کہ مغرب کی آئین دین کہنہ و پامال ہو چکا ہے۔ وہ اسے لا سے الا کی طرف آنے کی تلقین کرتے ہیں اور اس کے بعد اسلام کے انقلابی پیغام اور تصوّر اخوت و مساوات پر روشنی ڈالتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ قرآن سرمایہ دار کیلیے

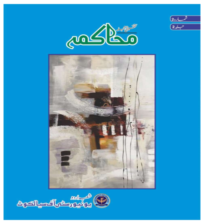

ISSN (Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

پیغام موت ہے۔اس کے نظریات جب روح میں اُترتے ہیں تو روح بدل جاتی ہے اور
اس کے بدلنے سے دنیا بدل جاتی ہے"(۳۹)

الغرض جمال الدین اپنے دور کی ان شخصیات میں سے تھے جنھوں نے مغرب کی بڑھتی ہوئی یلغار سے پیدا ہونے والے مسائل کا حل پیش کرنے کے لئے مسلم روایات کو نئے انداز میں ڈھالنے کی کوشش کی تھی۔ایک طرف انہوں نے ورثے میں پائے ہوئے اسلام میں روایت پرستی کو مسترد کیا اور دوسری جانب مغرب کی اندھی تقلید پر ضرب کاری لگائی۔اس طرح انہوں نے اسلام کی نئی تعبیر و تشریح کا پرچم بلند کیا اور اپنے دور کے اہل فکر کو اس ضرورت کا احساس دلایا۔اس میں انہیں کامیابی حاصل ہوئی۔انہوں نے اسلامی تعلیمات کی ان خوبیوں اور خصوصیات کو سامنے لانے پر زور دیا جن کی نئے دور میں اشد ضرورت تھی۔مثلا یہ کہ اسلام عقل و استدلال پر بہت زور دیتا ہے۔مسلمانوں کو عقل و دانش اور استدلال کا خوگر بنایا جائے۔ان کو اعلی درجے کی فوجی اور سیاسی قوت بننے پر تیار کیا جائے کیونکہ یہ اقدار اسلامی تعلیمات کے اندر موجود ہیں۔حقیقت میں علامہ اقبال اور جمال الدین کی سوچ اور پیغام میں بہت زیادہ مشابہت پائی جاتی ہے۔اگرچہ طریق کار میں فرق ہو سکتا ہے تاہم دونوں کا مطمع نظر اور نصب العین جدید طرز کی باوقار اسلامی ریاستوں کا قیام تھا۔آج افغان حکومت تشکیل نو کے مرحلے میں ہے اور اسے دونوں عظیم اور جدید فکر کے حامل اسلامی رہنماؤں کے افکار سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کرنا چاہیے۔

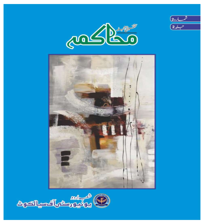

ISSN (Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

حوالہ جات

۱۔ خواجہ حمید یزدانی، ڈاکٹر، شرح جاوید نامہ (لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۵ء) ص:۳۰

۲۔ اُردو جامع انسائیکلوپیڈیا (جلد اوّل) (لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز، ۱۹۷۸ء) ص:۴۷۴

۳۔ حمید اللہ شاہ ہاشمی، پروفیسر، شرح کلیات اقبال فارسی (لاہور: مکتبہ دانیال، ۲۰۱۵ء) ص:۷۲۳

۴۔ فرمان فتح پوری، ڈاکٹر، اقبال سب کے لیئے (لاہور: الوقار پبلی کیشنز، ۲۰۰۶ء) ص:۱۶۷

۵۔ مظفر حسین برنی، سیّد، کلیات مکاتیب اقبال، جلد سوم (جہلم: بک کارنر، ۲۰۱۶ء) ص:۲۷۶

۶۔ جاوید اقبال، ڈاکٹر، جسٹس، مرتبہ، شذرات فکر اقبال (لاہور: مجلس ترقی ادب، ۱۹۸۳ء) ص:۴۹

۷۔ محمد عثمان، پروفیسر (مرتب) فکر اسلام کی تشکیل نو (لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۱ء) ص:۱۰۰

۸۔ محمد اقبال، علامہ، گفتارِ اقبال، مرتبہ، محمد رفیق افضل (لاہور: ادارہ تحقیقات پاکستان، ۱۹۸۶ء) ص:۱۷۷

۹۔ خالد اقبال یاسر "اقبال، جمال الدین افغانی اور اتحاد عالم اسلامی کی تحریک" مشمولہ: علامہ اقبال مرتبہ ڈاکٹر سلیم اختر (لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۳ء) ص:۴۹۳

۱۰۔ حمید اللہ، صاحبزادہ، پٹنیوی، اقبال اور جمال الدین افغانی مضمون مشمولہ جمال الدین افغانی، مرتبہ محمد اکرام چغتائی (لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۵ء) ص:۷۲۱

۱۱۔ محمد ریاض، ڈاکٹر، جاوید نامہ تحقیق و توضیح (لاہور: اقبال اکادمی پاکستان، طبع اوّل، ۱۹۸۸ء) ص:۸۵

۱۲۔ یوسف سلیم چشتی، پروفیسر، شرح جاوید نامہ (لاہور: مکتبہ تعمیر انسانیت، ۲۰۱۵ء) ص:۴۵۳،۴۵۲

۱۳۔ اصغر علی میاں، ڈاکٹر، جاوید نامہ (راولپنڈی: امیک پرنٹنگ اینڈ پیکیجنگ، ۲۰۰۸ء) ص:۱۰۹

۱۴۔ محمد اقبال، کلیات اقبال فارسی (لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز، ن۔د) ص:۶۴۹،۶۴۸

۱۵۔ محمد ریاض، ڈاکٹر، جمال الدین فغانی اور اقبال، مشمولہ، اقبال ریویو (حیدر آبادِ انڈیا، اقبال اکیڈمی، نومبر ۲۰۰۵ء) ص:۶۷

۱۶۔ یوسف سلیم چشتی، پروفیسر، شرح جاوید نامہ۔ ص:۴۸۰

۱۷۔ عبد الحکیم، خلیفہ، فکر اقبال (لاہور: بزمِ اقبال، ۲۔ کلب روڈ، ۱۹۸۸ء) ص:۲۴۶

۱۸۔ عبد الحکیم، خلیفہ، فکر اقبال۔ ص:۲۱۳

۱۹۔ یوسف سلیم چشتی، پروفیسر، شرح جاوید نامہ۔ ص:۶۱۷

ISSN (Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

۲۰۔ محمد اکرام چغتائی، مرتبہ، مجموعہ جمال الدین افغانی، (لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۶ء) ص:۱۳۹

۲۱۔ یوسف سلیم چشتی، پروفیسر، شرح جاوید نامہ۔ ص:۶۱۷

۲۲۔ غلام حسین ذوالفقار، ڈاکٹر، اقبال اور سید جمال الدین افغانی مشمولہ اقبال ریویو (اقبال اور سید جمال الدین افغانی نمبر) (حیدر آبادِ انڈیا، اقبال اکیڈمی، نومبر ۲۰۰۵ئ) ص:۵۴

۲۳۔ یوسف سلیم چشتی، پروفیسر، شرح جاوید نامہ (لاہور: مکتبہ تعمیر انسانیت، ۲۰۱۵ء) ص:۶۱۷

۲۴۔ یوسف سلیم چشتی، پروفیسر، شرح جاوید نامہ۔ ص:۶۱۸

۲۵۔ محمد ریاض، ڈاکٹر، جمال الدین فغانی اور اقبال، مشمولہ، اقبال ریویو (حیدر آبادِ انڈیا، اقبال اکیدمی، نومبر ۲۰۰۵ئ) ص:۷۵

۲۶۔ محمد اکرام چغتائی، مرتبہ، مجموعہ جمال الدین افغانی۔ ص:۴۷

۲۷۔ محمد اکرام چغتائی، مرتبہ، مجموعہ جمال الدین افغانی۔ ص:۲۰۷

۲۸۔ تحسین فراقی، ڈاکٹر، علامہ اقبال اور مسلم نشاۃ ثانیہ، مشمولہ: فکر و فن اقبال، مرتبہ: ڈاکٹر شگفتہ ذکریا (لاہور: سنگت پبلشرز، ۲۰۰۴ء) ص:۱۷۲

۲۹۔ محمد عبدالغفار، قاضی، آثار جمال الدین افغانی (دہلی: انجمن ترقی اردو ہند، ۱۹۴۰ء) ص:۳۹۱

۳۰۔ محمد عثمان، پروفیسر، فکر اسلامی کی تشکیل نو۔ ص:۱۵۲

۳۱۔ مظفر حسین برنی، سیّد، کلیات مکاتیب اقبال، جلد چہارم (جہلم: بک کارنر، ۲۰۱۶ء) ص:۶۹۴

۳۲۔ محمد اقبال، کلیات اقبال اردو (لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز م ۱۹۷۳ء) ص:۲۲۳

۳۳۔ محمد اقبال، کلیات اقبال اردو۔ ص:۵۲۵

۳۴۔ یوسف سلیم چشتی، پروفیسر، شرح جاوید نامہ (لاہور: مکتبہ تعمیر انسانیت، ۲۰۱۵ء) ص:۶۱۸

۳۵۔ یوسف سلیم چشتی، پروفیسر، شرح جاوید نامہ۔ ص:۶۱۹

۳۶۔ محمد اکرام چغتائی، مرتبہ، مجموعہ جمال الدین افغانی، (لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۶ء) ص:۸۲

۳۷۔ محمد اکرام چغتائی، مرتبہ، مجموعہ جمال الدین افغانی۔ ص:۱۳۸

۳۸۔ محمد اکرام چغتائی، مرتبہ، مجموعہ جمال الدین افغانی۔ ص:۱۳۸

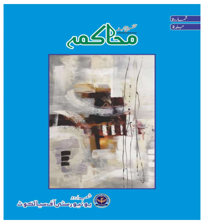

ISSN (Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

۳۹۔ عبدالشکور احسن، ڈاکٹر، اقبال کی فارسی شاعری کا تنقیدی جائزہ (لاہور: اقبال اکادمی پاکستان، طبع دوم، ۲۰۰۰ء) ص: ۱۵۰